السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بشیر احمد بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک آدمی صوم وصلوۃ کا پابند ہے مگر اس کی بیوی بے نماز ہے، کیا ان دونوں کا نکاح جائز ہے، کیا آدمی بے نماز بیوی کے ہاتھ سے تیار شدہ کھانا استعمال کر سکتا ہے، نیز کیا بے نماز کا ذبیحہ جائز ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے، قیامت کے دن بھی حقوق اللہ میں سے اسی کے متعلق سب سے پہلے سوال ہوگا۔ دانستہ نماز چھوڑ دینے والے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''کہ بندے اور کفر کے مابین حد فاصل نماز ہے۔'' (صحیح مسلم: کتاب الایمان)

البتہ متقدمین میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ ترک نماز جیسے سنگین جرم کی نوعیت کیا ہے؟ اکثر محدثین کا یہ موقف ہے کہ اس مقام پر کفر سے مراد ''کبیرہ گناہ'' ہے جسے وہ ''کفر دون کفر'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس بنا پر جواز کی حد تک فتویٰ دیا جا سکتا ہے کہ نمازی پرہیز گار کا نکاح بے نماز عورت سے جائز ہے لیکن اسے سمجھانے اور نماز کی تلقین کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔ البتہ (الطیبات للطیبین) کے پیش نظر افضل یہی ہے کہ کسی دین دار اور پابند شریعت عورت کا انتخاب کرے، اسی طرح جب اہل کتاب کا ذبیحہ استعمال کرنے کی اجازت ہے تو بے نماز کا ذبیحہ کیوں ناجائز ہو سکتا ہے؟ بے نماز اگر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرتا ہے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، خوامخواہ شبہات میں نہیں پڑھنا چاہیے، بے نماز آدمی کے ساتھ فاسق وفاجر جیسا سلوک کرنا چاہیے، کیوں کہ یہ لوگ انتہائی قابل نفرت ہیں، بامر مجبوری بے نماز عورت کا تیار کردہ کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ اختیاری حالات میں پرہیز بہتر ہے تاکہ اس عورت کو اپنے کردار پر ندامت ہو، شاید اس کے ساتھ ایسا سلوک کرنے سے وہ اس جرم سے باز آجائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:138